پنجاب نور افشاں لودیانہ

نور افشاں کو لکھ کے روشن تیری سیاہی ہو آج کہیں گے سب تری ...

ہی خادم و خصمی جو کے دنیا میں ہر ایک شخص کو روشن کرتا ہو

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

نمبر ۳۹ | مطبوعہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

(منقول - از ریاض ہند ۱۲ - ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء نمبر ۳۶ جلد ۴)

چونکہ یہہ اخبار تعصب سے پاک ہو اسلئے ہم اپنے مہربان الف دال صاحب کا وہ مخمس درج کرتے ہیں جو انہوں نے اُس غزل پر جو ہمارے مشفق منشی کیدار ناتھہ صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر نور افشاں نے گرامی کی غزل کے جواب میں لکھی تھی تحریر فرمایا ہے

وھو ھذا

عجب ارم لباس زہد را بدیدہ گویا | شراب جرم عصیاں را اگر بخشیدہ گویا
براہ کجروی پوئی گنہ نشمیدہ گویا | تقو از صدق بر بطلانہا گرویدہ گویا

ندائے ابن حق انجیل را نشنیدہ گویا

تکالیف مسیحا را فراموش اینقدر کردی | بدریائے گناہاں غوطہ ہا مستدبط کردی
امید انمی کرد نہار عالم را فقط کردی | صعوبات صلیب اندا ختی از دل غلط کردی

باین آرام ہادانی کہ نارا میدہ گویا

نجاتم پشت دست از دست تو ہی ہر مسیدانی | چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
بروح القدس نمی آئی پئے تعلیم روحانی | چہا ہستی دل خود اندریں اشیار جسمانی

صدائے کل شیء ھالک نشنیدہ گویا

چرا گشتی بدنیا دنی زنیگو نہ خود شاغل | کہ سعیت اندریں رہ بود اے جان من باطل
چرا استردی اندر سرائے دہر اے غافل | مسیحا گفت من دروازہ ام از من شو داخل

نہ آئی انحراف از راہ حق ورزیدہ گویا

بفکر اکتساب زر خرے صد گونہ رسوائے | جہاں گو ید کہ ز شست است سگ در جائے گیپائے
چہ می فہمی رموز کبریا مانند سودائی | اید رکہ سر تثلیث الٰہی زات مسیحائی

ہمہ اسرارہائے نیچرل فہمیدہ گویا

عجب ای راہب الدنیائے موطرفہ مکاری | بدیں تلبیس ابلیس از خدایت پردہ میداری
نہ بخشد این گناہت نیک میداں حضرت باری | بہ اعمال خود آرام ابد احتشم میداری

بزرایں عضوہائے تن سخن بخزیدہ گویا

اگر خواہی رہیدن یک بیک از قید جسمانی | وگر در سرہو اداری حصول علم روحانی
چہ گردی اینچنیں بیہودہ ہر سو تو ز نادانی | بیا نزد مسیح آزاد شو از دام شیطانی

نی آری بگوش ایں مژدہ کر گردیدہ گویا

بیا اے جان من توبہ نما از خواہش باطل | گذار ایں خواب خرگوش مشو غافل سُو عاقل
بیا اے بر بہ ہمت ماند یکگام ہست تا منزل | بخیل مبتہائے عیسوی خود را نما داخل

ہماندم از دہان گرگ ابر ہیدہ گویا

مسیحا جسم خود مجروح کرد انجیل میخواند | مسیحا جان خود مذبوح کرد انجیل میخواند
مسیحا خوش نجات روح کرد انجیل میخواند | مسیحا موت را مفتوح کرد انجیل میخواند

اجل در این حق چون ما فتی خوابیدہ گویا

چرا انساں بقید این و آں ہر وقت می باید | بر بیعت ہمچو شیخ جام بر دست سبو آید
مگر احمق بگو شست از الف دال این ہمی ماند | مسیحا داد جاں بہر من و تو تا بہ بخشاید

زادنی بندہ اش منت ہموں نشنیدہ گویا

(نور افشاں) چونکہ یہہ تمام مصرعے الف دال صاحب کے مسیحی مذاق پر مبنی ہیں لہذا ہم اُنکے نام نامی و اسم گرامی سے واقف ہونیکے کمال مشتاق ہیں اُمید کہ ہمارے معزز ایڈیٹر ریاض ہند یا خود مہربان الف دال صاحب (اگر کوئی امر مانع نہو) ضرور ہماری اُمید پوری فرمائینگے - ایڈیٹر +

گو بہ لحاظ قوم و مذہب کے کچھ مجاز نہیں کہ محمڈن کالج علیگڈھ کے مسودہ قواعد و قوانین ٹرسٹیان سے مخالفت یا موافقت کا اظہار کریں اور امید بھی نہیں کہ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کے موافق باوجود جہی بڑی رائے دہندگان محمدی علما فضلا کے مقابلہ میں ہماری رائے کو کچھ وقعت ہو تو بھی چونکہ ہمارا اصول تمدنی یہہ ہے کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور ساتھہ ہی اسکے ہم اس امر پر بھی بدل و جان ایمان رکھتے ہیں کہ جو پودہ میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا جڑ سے اُکھاڑا جائیگا بغیر بولے نہیں رہا جاتا گو کالج کا انجام کیسا ہی کیوں نہو مگر ہم بھلائی کا کلمہ اپنی زبان سے نکالینگے بقول خواجہ الطاف حسین صاحب حالی و مولوی نذیر احمد صاحب اسکو کوئی مٹا نہیں سکتا کہ اس کالج کے قایم کرنے میں سید احمد خاں صاحب کو کیا کیا مشکلات اہم درپیش آئیں محمدیوں نے اُنکی مخالفت میں کوئی بات خواہ عملی ہو کہ چندہ نہو خواہ قولی کہ وہ دجال ہے کافر ہے بے دین ہے ملحد ہے نیچری ہے اسلام کا دشمن ہے وغیرہ وغیرہ اور چونکہ اس لعن طعن کا ہدف سوائے سید صاحب موصوف کے اور کوئی نہ تھا نہ ہے پس نتیجہ یہہ نکلا کہ گو کالج مذکور بلحاظ نام اور امداد زر کے عام محمدیوں کا ہے مگر اصل ساعی کی مساعی جمیلہ پر لحاظ کرنے سے شخصی اور ذاتی کہدینے میں کوئی شخص ہماری زبان کو روک نہیں سکتا لہذا مسٹر محمود کی لایق سکرٹری ہونے میں باوجودیکہ ہندوستانی محمدیوں میں وہ اپنی نظیر آپ ہیں سید احمد خاں کے بیٹا ہونیکے سوائے ہمارے نزدیک اور کوئی رکاوٹ مخالفوں کی اپنچ ہٹ ہے

لاہور کے حلوائی الٰہی داس کو ایک عیسائی بچہ کو دریائے راوی میں ڈوبنے سے بچانے پر ولایت سے بہادری کا تمغہ عطا ہوا ہمارے خداوند یسوع مسیح نے صحیح فرمایا ہے کہ جو کوئی ان چھوٹوں میں سے ایک کو شاگرد عیسائی کے نام سے فقط ایک پیالہ ٹھنڈا پانی کا علی بھلائی پلائیگا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا بدلہ

بے پائے رہیگا

ریاض ہند امرتسر ۱۲ ستمبر سے حال سے معلوم ہوا کہ منشی امیر احمد صاحب امیر تاریخ کہنے میں الف ممدودہ کا عدد ایک شمار کرتے ہیں اور میر ضامن علی صاحب جلال دو۔ اب معزز اڈیٹر کی رائے یہہ ہے کہ یہہ جھگڑا جب شہنشاہ اکبر کے عہد میں طے نہوا تو اب کیا امید ہو سکتی ہے۔ مگر ہم عرض کرتے ہیں کہ جب الف ممدودہ کے دو عدد لئے تو الم قرآنی لفظ کے لام ممدودہ کے بھی ۶۰ لینا ہونگے مگر اُس قاعدہ میں جو ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ ہر طفل مکتب کے بھی ورد زبان ہے کہیں ء کے عدد شمار میں نہیں آئے رہے ب ٹ چ ڑ گ وغیرہ وہ بلحاظ معرب ہونیکے اپنے اصلی حرف کے مطابق عددونکا فایدہ دیتے ہیں۔ پس ضرور نہیں کہ جسکا شمار قاعدہ میں نہیں اُس کو زبردستی شمار میں لاویں امید کہ حضرت جلال مدظلہ ضرور اس طرف توجہ فرماوینگے

بھارت سدہار ۱۳ اگست کے پرچہ میں بحمایت دیانند سرستی ہندو و آریہ دونوں کے مقبولہ وید بیاس کو زانی قرار دیتا ہے صفحہ ۴ کالم ۱ سطر ۵ سے ۲۱ تک وہ لکھتا ہے کہ پھر اس کو اتنی سمجھ آئی کہ سوامی جی تو اُس نیوگ کی ہدایت کرتے تھے جسکو ویاس جی نے عملاً اپنی زندگی میں کیا اس لئے اُسکو چاہیئے کہ سوامی جی کو زناکاری کی ہدایت کنندہ کے بجائے ویاس جی کو زناکار کہے جس نے یہہ فعل خود اپنی زندگی میں کیا تھا فقط اس نوٹ سے ہمارا مطلب یہہ ہے کہ دیانندی صاحبان دیانند کی حمایت میں نہ صرف ہندوؤں کے بلکہ اپنے ہی مقبولہ بزرگوں تک کو زانی وغیرہ بنانے بغیر نہیں چھوڑتے۔ دراصل بحث کا یہہ طریق نہیں جوابات ہمیشہ دو طور سے دیئے جاتے ہیں الزامی یا تحقیقی الزامی یہہ کہ جو عیب مخالف کے بزرگ پر لگایا ہے اُسی عیب کو مخالف مجیب کے بزرگ پر لگاوے نہ یہہ کہ مخالف اپنے بزرگ کو آپ ہی عیب دار ثابت کرے یہہ بات ایسی ہے کہ دو حقیقی برادر عقد میں وہ اُنکے باپ کو زانی کہے اور وہ اُسکے باپ کو زانی کہے مگر نتیجہ یہہ ہوگا کہ دونوں زنازادہ ٹھہرینگے کیونکہ باپ دونوں کا ایک ہی ہے۔ اور تحقیقی جواب یہہ ہے کہ نیوگ کو زناکاری ثابت نہونے دیتے اور تحقیق واجبی سے کام لیتے۔ پھر ہم پوچھا چاہتے ہیں کہ کسی کا بزرگ اگر کوئی فعل خلاف شرع کرے تو کیا وہ فعل جایز ہو سکتا ہے اگر ویاس جی نے زناکاری کی بھی تو اور ہندوؤں کو اُسکی ہدایت کیوں کی جاتی ہے۔ اور نہیں کی تو ویاس کو زناکار لکھنا سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ دیانند جی کو متبرک دیوتا قرار دیا جائے اور یہہ غیر ممکن ہے ورنہ نیوگ کی تعلیم پر مجرد کو زور دینے سے کیا غرض پڑی ہے

بقیہ

الہ آباد کے نابالغ نو عیسائی کے دعوی دلاپانیکی بابت فیصلہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۳۸ ۱۸۸۹ء)

(تیسرا امر) تنقیح طلب یہہ ہے کہ آیا اپیلانٹ کا دعویٰ نابالغ کے زیر نگرانی کا جایز ہے۔

رسپاونڈنٹ کے لئے ہماری توجہ ایکٹ نمبر ۴۰ ۱۸۵۸ء کے دفعہ (۲۷) کیطرف میلان کرتی ہے جسکا یہہ منشا ہے کہ جس نابالغ کا والد زندہ ہو اور وہ نابالغ ہو اُسکے لئے سرپرست مقرر کرنیکی کوئی ضرورت نہیں اور اسبات کی بحث ہوچکی ہے کہ جنرل چندر چکرورتی اپیلانٹ اور نابالغ ستیا سرن کا والد ہنوز زندہ ہے۔ اور یہہ امر صریح اپیلانٹ کی درخواست کو نامنظور کرنے کا ہے مگر یہہ منشا اگر صرف اسی ایکٹ پر لحاظ کیا جائے تو ایکٹ نمبر ۴۰ ۱۸۵۸ء کا ہی ہے۔ مگر اس امر کی کوئی ممانعت ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۶۱ء میں نہیں پائی جاتی کوئی رشتہ دار یا دوست جو اس قسم کے دعوی کو پسند کرے نابالغ کی نگرانی کے لئے درخواست کر سکتا ہے۔ حال کے مقدمہ میں درخواست کنندہ نابالغ کا حقیقی بڑا بھائی ہے۔ اور یہہ نابالغ دسمبر ۱۸۸۸ء تک سایل اور اُسکے بھائیوں کے ساتھہ

ہندو خاندان میں اُنکے شامل رہا ہو۔ اُسکا والد چند لال چند رچکرورتی بسبب بڑھاپے اور کمزوری کے کام کرنے کے ناقابل اور اب اپنی زندگی ختم کرنیکے لئے بنارس کو چلا گیا ہو۔ اپیلانٹ لوکوموٹو ڈیپارٹمنٹ ایسٹ انڈیا ریلوے کا ایک کلرک ہو اُسی کے ذمہ نابالغ کی تعلیم کے خرچ کا بار رہا ہو۔ جسکا نابالغ اقرار کرتا ہو ان حالات کے رو سے ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء کی سکشن پہلی کے بموجب اُسکا دعویٰ حال کے مقدمہ کے لئے جایز ہو۔ **چوتھا امر** تنقیح طلب یہہ ہو کہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۹۰ء کے سکشن ۱۷ کے منشا اور اختیارات کیا ہیں۔ اور اس مقدمہ میں کیا مناسب حکم دینا چاہیے۔ میں تمیزاً یہہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے مدعا علیہم کی شہادت کو جو اُنہوں نے کچہری میں دی غور سے پڑہا اور اس سے میرے دل پر کوئی شک نہیں کہ اُنہوں نے علیحدہ علیحدہ یا مل کر نابالغ کو اپنے بھائی کی نگرانی اور گھر سے نکال دینے میں مدد کی۔ مدعا علیہم کی منشا جس نے اُنکو شوق دلایا خواہ کیسی ہی عمدہ ہو مگر میں اس قسم کی کارروائی کو اُنکی جانب سے بعید از دانائی سمجھتا ہوں اور اس صورت میں باعث جھگڑے اور تکلیف کا ہوئے جس سے ہم سب کو پرہیز کرنا چاہیے جو خوش قسمتی سے اس مقدمہ میں نہیں پائے جاتے۔ پھر مجھے اس بات پر غور کرنا ہو کہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۹۰ء کے رو سے کیا مناسب حکم دینا چاہیے۔ اس مسئلہ کے حل کرنیکی نسبت کارروائی کرنے میں اس دفعہ کی شرائط پر غور کرنا چاہیے اور اسی کے رو سے نابالغ کی حفاظت کی نسبت مناسب حکم دینا چاہیے۔ اس امر کی نسبت خلیہ بحث ہوا اور نیز اُسکی نسبت میرے ہم جلیس محمود نے بھی توجہ دلائی ہو کہ بلحاظ منشا اس دفعہ کے اور بلحاظ عمر اور اور حالات اس مقدمہ کی عدالت کا فرض ہو کہ جب کبھی نابالغ کا کوئی مقدمہ پیش ہو اُسکی نگرانی اور حفاظت کے لئے حکم دے۔ لیکن اس بات پر بخوبی غور کرنے سے میں امر مذکورہ بالا کو اختیار نہیں کر سکتا۔ میری دانست میں

اس سکشن کے ایسے تنگ معنے تعبیر کرنے سے عدالت کو اکثر اوقات تکلیف ہوگی کیونکہ ہمکو محض نابالغ کی نگرانی اور حفاظت کی بابت جسکے پاس کوئی جایداد نہیں ہو فیصلہ کرنا ہو۔ اگر فی الحقیقت ایسا ہو تو کوئی شخص نابالغ کی نگرانی کے لئے درخواست کرے اور عدالت اُس شخص کو سارٹیفکٹ ولایت دینے کے ناقابل سمجھے تو کیا عدالت کو کوئی حقیقی وارث تلاش کرنا پڑیگا۔ اگرچہ موجود ہو میں اس رائے کو ایک لمحہ کے لئے بھی قبول نہیں کر سکتا۔ میری دانست میں عبارت سے جسکو میں نے اقتباس کیا ہو نگرانی اور حفاظت کی بابت حکم دینے یا بالکل نہ دینے کی نسبت جہاں حالات مقدمہ کے اس قسم کے حکم کی ضرورت نہ رکھتے ہوں بخوبی امتیاز ہو سکتا ہو۔ اور اس اختیار کے عمل میں لانیکے لئے مجھے اس مقدمہ کے حالات پر معہ اُسکی وجوہات کے غور کرنا پڑا۔ میں بیان کر چکا ہوں کہ نابالغ کی صورت اور ظاہر اعقل کس قسم کی ہو جسپر کہ اس عدالت میں سوالات کئے ہیں۔ میں اس معاملے کے زیادہ واضح کرنیکے لئے اس سے بہتر کوئی طریق نہیں سمجھتا کہ اُسکی شہادت جو ہمارے روبرو لیگئی ہو مفصل بیان کر دوں۔ جس شہادت کو اُسنے عمدہ انگریزی میں بقایمی مزاج اور بلا تکلف بیان کیا ہو اور وہ شہادت یہہ ہو۔ میرا نام ستیا سرن چکرورتی ہو۔ سرت چندر میرا بڑا حقیقی بھائی ہو۔ وہ مجھ سے نو دس سال بڑا ہو۔ میں لاہور سے ۱۸۹۸ء میں مقام الہ آباد میں آیا۔ میرا بھائی اُسوقت ایک سوداگر کے دفتر کا کلارک تھا۔ اور اپنی ملازمت چھوڑ کر کلکتہ کو تجارت کے لئے جانیکو تھا۔ اور ہم سب الہ آباد میں ٹھہر گئے۔ مگر خوش قسمتی سے اُسکو نوکری مل گئی۔ اور ہم یہیں ٹھہر گئے۔ میری پیدایش لاہور کی ہو۔ اور نو یا دس سال میں نے وہیں پرورش پائی۔ میرے باپ نے تو کام چھوڑ دیا تھا اور میں اپنے بھائی کے ساتھ رہتا تھا۔ اُس نے تمام اس عمر میں میری تعلیم کی نگرانی کی ۱۹۰۱ء میں جبکہ ہم لاہور سے

آئے میرا والد ہمارے ساتھ تھا۔ اور اسی سن میں ہم نے اپنی سکونت اپنے بھائی کے ساتھ مقام الہ آباد میں اختیار کی۔ میرا بھائی سرت چندر گھر کا منتظم ہو۔ جسقدر عرصہ میں اُسکی نگرانی میں رہا کوئی بدسلوکی اُس سے مجھکو نہیں پہنچی۔ میں بہت ہی چھوٹا تھا جیسا کہ رواج ہو مجھکو اور میرے بھائیوں کو مارا کرتا تھا۔ مگر یہہ ہماری بہتری کے لئے تھا۔ اُس نے کبھی مجھکو زہر دینے یا کسی اور طرح سے مجھکو مار ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ اُس نے مجھکو کوئی دینی تعلیم نہیں دی۔ میں نے اوّل مرتبہ اپنے گھر کو اصطباغ پانیکے بعد چھوڑا۔ میرا اصطباغ ۲۵ ڈسمبر ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ اور میں نے اپنا گھر ۲۸ ڈسمبر ۱۹۰۲ء کو چھوڑ دیا۔ مجھے خوف ہو کہ اگر میں اپنے بھائی کے پاس جاؤں تو وہ مجھکو سخت ایذا پہنچائیگا۔ وہ شاید مجھکو مارے یا بند کرے یا کوئی اور اس قسم کی ایذا پہنچائے۔ میری ماں میرے بھائی کے ساتھ رہتی ہو۔ وہ مجھکو کوئی ایذا نہیں پہنچائیگی۔ وہ ایک محبت کرنیوالی والدہ ہو میں اپنے گھر کو کبھی نہ چھوڑتا مگر اپنے بھائی کے سبب سے ایسا کرتا ہوں۔ وہ سرت چندر کو مجھے نقصان پہنچانے سے روک نہیں سکتی۔ کیونکہ یہہ اُس کی بات نہ مانیگا۔ جس قسم کی محبت میرے گھر کے لوگوں کو مجھ سے ہو ویسے ہی اُن سے مجھے بھی ہو۔ میں الہ آباد میں رہنا بہت پسند کرتا ہوں۔ مگر اُنکے ساتھ نہیں جب تک کہ وہ عیسائی نہو جائیں۔ چونکہ میرا بھائی ذات کی کچھہ پرواہ نہیں کرتا لیکن میری پرواہ کرتا ہو میری دانست میں وہ عیسائی ہونیکو اور شہر میں اپنی رہایش چھوڑ کر احاطہ مشن میں رہنے کو کوئی نقصان نہیں سمجھیگا۔ میں اپنی خوراک کا آپ بندوبست کر سکتا ہوں میں خانگی اُستاد رہکر اپنی تدریس کو جاری رکھہ سکتا ہوں۔ اگر میرا بھائی میرا خرچ نہ اُٹھائے میں اپنے اخراجات کو آپ پورا کر سکتا ہوں۔ میرے لئے

دس عـــہ روپیہ کافی ہونگے۔ تین سے روپیہ کالج کی فیس اور سات عـــہ روپیہ میری رہایش اور خوراک کیلئے اور اسقدر روپیہ اپنے بھائی کی مدد کے بغیر کما سکتا ہوں میں اپنے بھائی کے پاس واپس جانا نہیں چاہتا۔ **سوال** تم نے ابھی سنا ہے کہ جو کچھہ تمہارے بھائی نے کہا ہے کہ تمہاری بوڑھی والدہ گھر میں چلا رہی ہے۔ اور اسکی آنکھیں پھول گئی ہیں۔ تمہارا بھائی کہتا ہے کہ میں اسکے مذہب میں مداخلت نہیں کرونگا۔ پھر تمکو اسکے پاس جانے میں کیا عذر ہے۔ **جواب** چونکہ میں عیسائی ہوں میں اپنے پڑوسی بھی عیسائی چاہتا ہوں۔ میں اپنے گھر کے لوگوں کے ساتھہ نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ عیسائی نہیں ہیں۔ **سوال** اگر ہم اسبات کا پورا انتظام کردیں کہ تمہارا بھائی تمکو نقصان نہ پہنچائے پھر تمکو اسکے حوالہ ہونے سے کیا عذر ہے۔ **جواب** میری دانست میں اگر میں علیحدہ رہوں تو میں زیادہ خوش ہونگا چونکہ وہ میرے خیر خواہ ہیں میرے علیحدہ رہنے پر جس میں کہ میری خوشنودی ہے کیوں اعتراض کرتے ہیں۔ میرا یہہ حلفی بیان مسٹر الشٹن نے میری ہدایت کے موجب تیار کیا۔ بیانات مندرجہ اظہار میرے ہی ہیں۔ میں نے انکو اپنے ہاتھہ سے نہیں لکھا۔ میں نے انکو اول مسٹر لوکس سے بیان کیا۔ میں نے اس حلفی اظہار کو ۱۰ اپریل کو دیکھا اور مسٹر الشٹن نے انکو پڑھکر مجھے سنایا۔ میں نے اس اظہار میں وہی پایا جو کچھہ میں نے مسٹر لوکس سے بیان کیا تھا۔ مگر بعضی باتیں جو انمیں ہیں مسٹر لوکس نے مجھکو نہیں دکھلائیں۔ میں نے دین اور اخلاق کے معاملہ پر بخوبی غور کرنے سے یہہ نتیجہ نکالا کہ میرے باپ دادا دنیا کے شروع سے لیکر غلطی پر رہے۔ مسٹر محمود جج۔ تم نے اکثر اخلاقی معاملہ پر غور کیا ہے **جواب** اخلاق سے آپ کی کیا مراد ہے۔ جج میری مراد عمدہ چال چلن یا علم اخلاق سے ہے۔ **سوال** میں علم اخلاق کے معنے نہیں جانتا۔ میں نے اپنے مذہب کو بغیر اپنے بھائی سے مشورہ کرنیکے تبدیل کرلیا ہے کیونکہ ایسا ہی میرا خداوند فرماتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں ہندو اور عیسائی مذہب میں امتیاز کرنیکے لئے کافی سمجھہ رکھتا ہوں میری عمر پندرہ ۱۵ سال کی تھی جبکہ مجھکو اصطباغ ملا مسٹر سٹریٹ صاحب نے فیصلہ دیتے وقت یہہ فرمایا کہ جو مجھکو ذاتی معاینہ نابالغ اور اُس کی شہادت سے اثر پیدا ہوا تھا اور یہی کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کے بخوبی قابل ہے۔ اور جو وسایل اسکو اسکے کامیاب مطالعہ سے حاصل ہوئے ہیں اُس کو ایک ایسی حالت میں کردیا ہے کہ وہ اپنے آیندہ مطالعہ کے ضروری اخراجات کو پورا کرسکتا ہے۔ میری دانست میں جس بات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے وہ یہہ ہے کہ وہ خود حالت موجودہ کو پسند کرتا ہے۔ اور اسکی عقلی طاقت کامل نشو و نما کو پہنچی ہوئی ہے۔ جس سے وہ جو کچھہ اسکے لئے باعث خوشنودی ہے امتیاز کرسکتا ہے۔ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میری دانست میں نابالغ سولھہ ۱۶ برس کی عمر سے زیادہ ہے یعنے دو سال اُس عمر سے زیادہ ہے جسکے لئے سکشن ۳۶۱ ضابطہ دیوانی میں نابالغوں کے چرائے جانے سے محفوظ رکھنے کے لئے قانون درج ہے۔ اس سکشن میں بیشک جہانتک واضعان قانون نے قانون فوجداری کو نابالغوں کی حفاظت کے لئے اور انکی ذاتی آزادگی محدود کرنیکے لئے مناسب سمجھا ہے وسعت پائی جاتی ہے۔ میں نے اسکا صرف نسبتاً ذکر کیا ہے اس غرض سے کہ کس عمر تک ہم ایسے مقدمہ کے فیصلہ دینے میں امتیاز کریں کہ نابالغ اُس عمر سے بڑھ گیا ہے کہ جہاں تک کہ قانون فوجداری کے رو سے وہ اپنی کوئی ذاتی حفاظت اور نگرانی کے لئے کوئی امتیاز نہیں کرسکتا ہے۔ میری دانست میں بہت کچھہ بیان ہوچکا ہے کہ حالات مقدمہ موجودہ کی رو سے میں ستیاسرن کی نگرانی اور حفاظت کے لئے حکم دینا کیوں مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ میں تحریر کرسکتا ہوں کہ اپیلانٹ سے اُس کی شہادت میں جبکہ اُس سے یہہ پوچھا گیا کہ اگر نابالغ پھر تمہارے گھر کو آجاوے کیا تم اسکو بغیر اسکی مذہبی مداخلت کے رہنے دینے پر راضی ہو۔ جبکہ اُس نے جواب دیا کہ بیشک میں راضی ہوں اور اُس نے اپنی شہادت کے شروع میں کہا کہ خواہ میرے پڑوسی اور میرے برادران امر کو پسند کریں یا نہ میں اُسے اپنے گھر لیجانے اور ساتھہ رہنے رکھنے کو راضی ہوں۔ اپیلانٹ خود مشن سکول کا تربیت یافتہ ہے۔ اُس نے نہ صرف ستیاسرن نابالغ کو بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کو جمنا مشن سکول میں جانیکی ترغیب دی یہہ اسکی طبیعت اور وضع سے جبکہ اُس نے ہمارے آگے اپنی شہادت دی صاف ظاہر تھا کہ اُس کا اعتراض رسپانڈنٹ کی نسبت مذہبی وجوہات پر مبنی نہ تھا بلکہ صرف اس بات پر کہ انہوں نے نابالغ کو خاندان سے الگ ہونے کو جسکی کمائی سے انکو آیندہ دنوں میں مدد پہنچ سکتی تھی ترغیب دی۔ امورات مذکورہ بالا کے رو سے میں اپیل کو خارج کرتا ہوں اور یہہ مقدمہ اس قسم کا نہیں ہے کہ جسمیں خرچہ کے لئے حکم دینا مناسب سمجھوں۔

ہماری جنتری کے خریدار

جو صاحب سو کے اندر اندر خرید کرنا چاہیں وہ بحساب فی جنتری ۳ پائی او ۱۰۰ جنتریوں تک ڈاک محصول ۸/ اور ۵۰ تک ۴/ بھیجکر منگوا لیا کریں ضرورت خط کتابت کی نہیں ہے ہاں سو سے اوپر خط کتابت کرنا البتہ ضروری ہے

راقم ایڈیٹر

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم جواب اُس سوال کا جو نور افشاں پرچہ ۳۰ میں مجھہ بہر پرشاد کیطرف سے درج ہے خدمت شریف میں ارسال کرتا ہوں ازراہ مہربانی

لیے اخبار میں درج فرماکر ہدیہ ناظرین کیجئے اگرچہ بعض لوگوں نے اسکے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے پر اسکی تفسیر انجیل شریف کے موافق ظہور میں نہیں آئی جناب من سوال متی ۱۰ باب آیت ۲۳ ہے یہی جواب اسکا خود خداوند مسیح نے آیت ۲۴ میں فرمادیا ہے مرقوم ہے کہ شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں نہ نوکر اپنے خاوند سے یعنے خداوند مسیح نے صاف صاف ظاہر کردیا کہ جو میں اُستاد اور خاوند ہوں اور تمہارے ساتھ اور تمہارے سامنے ان اسرائیل کے سب شہروں کے باشندوں کے درمیان میں بہت کچھ نصیحت اور تعلیم کرچکا ہوں اور بہت سے معجزات بھی ظہور میں آئے تو بھی اُن لوگوں کے دل اُنکی بے ایمانی کے سبب نہ پھرے اور نہ میری طرف رجوع ہوئے تو تم تو شاگرد اور نوکر ہو اُنکو نہ پھرا سکوگے دیکھو متی ۱۰ باب شروع سے مطالعہ کیجئے کہ ابھی اسی بات کا ذکر ہے کہ شاگرد مقرر ہوئے اُنکو اسرائیل کے شہروں میں بھیجا اور سب کچھ اُنپر ظاہر کیا کہ تم اپنے ساتھ کیا لیجاؤ اور کہاں رہو اور کیا کرو اور یہہ کس حالت اور کس طبیعت کے ساتھ اور کنکے پاس شاگردوں کو روانہ کرتا ہے اور یہہ بھی ظاہر کردیا کہ وہ لوگ تمہارے ساتھ کیسا بدسلوک کرینگے اور جب وہ تمہارے ساتھ ایسا بدسلوک کریں تب تمکو کیا کرنا مناسب ہے اور جب تمہارے ساتھ وہ لوگ اس بدسلوکی سے پیش آویں یعنے کہ جب وہ تمہیں ایک شہر میں ستاویں تو دوسرے میں بھاگ جاؤ اور یہہ جملہ اسلئے زبان مبارک سے فرماتا ہے کہ تمہارے دل چھوٹے نہوں اور تمہارے دل میں شک کو جگہ نہو کہ ہمارے ساتھ خداوند کی قدرت نہیں ہے اور ہم انپر غالب نہیں آتے اسلئے یہہ فرمایا کہ تم اسرائیل کے سب شہروں یعنے اُنکے باشندوں کو نہ پھرا چکوگے جب تک کہ میں اپنے جلال میں نہ آؤں جس کا ترجمہ یہہ ہوا ہے کہ تم نہ پھر چکوگے جب تک کہ ابن آدم نہ آئے اُن لوگوں کا پھرنا خداوند مسیح کی دوسری آمد پر موقوف رکھا گیا ہے جو ابتک نہیں ہوئی اور جب تک خداوند مسیح اپنے جلال میں نہ آئیگا تب تک وہ لوگ کبھی نہیں پھرینگے میرے نزدیک ترجمہ میں غلطی ہوئی ہے لفظ پھرا در پھرا ہیں قاعدہ اور مطلب کے ساتھ لفظ پھرا کی ضرورت ہے یعنے تم اُنکو نہ پھرا سکوگے کیونکہ تم شاگرد اور نوکر ہو اور جو یہہ لفظ ہوتا کہ تم نہ پھر چکوگے تو آیت ۲۴ کے مضمون کی کچھ ضرورت نہوتی آیت ۲۴ کا مضمون یہہ ظاہر کرتا ہے کہ ضرور بالضرور لفظ پھرا ہے جس کی جگہ پھر تحریر ہوا ہے آیت ۲۴ کا مضمون صاف صاف ظاہر کرتا ہے کہ خداوند مسیح اپنے شاگردوں کی تسلی کے لئے یہہ فرماتا ہے کہ تم اس بات کو دیکھکر تعجب نہ کیجیو اور نہ اپنے دل چھوٹے کیجیو جو اُنکے دل نہ پھریں کیونکہ تم شاگرد اور نوکر ہو اور یہہ بات میری دوسری آمد پر موقوف رکھی گئی ہے اسی سبب سے جسکو عرصہ اٹھارہ سو سے اوپر گذرا ہے پوری نہیں ہوئی دیکھو یہہ قول خداوند مسیح کا کہاں تک صادق ٹھہرتا ہے کہ حرف بحرف پورا ہے ممکن نہیں کہ ایک حرف بھی باطل ہو اور یہہ اُمید خداوند مسیح کی وہی جلال کے ساتھ ہے جب آویگا تب سارے بنی اسرائیل ایک دم سے ایمان لاوینگے اور یہہ بات بعینہ پوری ہوگی اور کوئی آمد اس آمد سے علاقہ نہیں رکھتی جسکا ذکر خداوند نے کیا ہے اور یہہ اُمید ابتک بالکل باقی ہے فقط

ہر پرشاد کیتھی کسٹ مین پوری ۱۶ ستمبر ۱۸۸۹ء

نور افشاں۔ متی ۱۰-۲۳ میں جس لفظ کا ترجمہ پھر چکوگے کیا گیا وہ اصل یونانی میں (τελέσητε) {ٹیلیسٹے} ہے اور معنے اُسکے تمام یا ختم کرچکنے کے ہیں لیکن راقم مضمون کا پھرا چکوگے (طریق تعدیہ) ہم نہیں جانتے کہ کس قاعدہ سے ہے۔ اڈیٹر

تمہارا دل نہ گھبرائے تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ یوحنا ۱۴-۱

مبشر انجیل اور امداد ایزدی

اے میری جان خداوند کو مبارکباد
کہہ۔ اور اُس کی سب
نعمتوں کو فراموش
مت کر

میری جان خداوند کی بڑائی کرتی ہے۔ اور میری روح میرے نجات دینیوالے خدا سے خوش ہوئی۔ جب میں نے خداوند کو پکارا تو اُس نے میری سُنی۔ اگر مجھے خداوند سے اُمید نہوتی تو میں بیحواس ہوجاتا۔ میں نے صبر سے خداوند کا انتظار کیا۔ وہ میری طرف مایل ہوا۔ اور اُس نے میری فریاد سُنی۔ مجھے یہہ یقین ہے کہ خدا میری طرف ہے۔ میں خدا پر اور اُسکے قول پر فخر کرتا ہوں میرا توکل خدا پر ہے۔ زبور داؤد پیغمبر

اے جان من جانان من یاد خدایت جان من
با جملہ خان و مان من من عاشق زار توام

مسیحی بھائیوں کی دعاؤں اور غیرتمندوں کی التجاؤں سے خداوند نے سُنی۔ اور مبشر انجیل کی تحریک پر برکت دی۔ کاغذ بھی مل گیا۔ روپیہ کی بھی امداد دلائی گئی ہے۔ جب خداوند ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہوگا ایک دیندار پادری صاحب نے اکیس جلد ماہواری خریدنی منظور فرمائی ہے۔ خدا اُنکو اس کار خیر کے عوض اپنی برکات روحانی سے مالامال کرے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے دیسی بھائیوں کی طرف سے ہنوز بہت کچھ سستی ہے۔ جسقدر چاہئے۔ اُسقدر اُنہوں نے امداد نہیں فرمائی۔ مسیحی بھائیو حوصلہ کرو۔ ہمت کرو (کنیوں ڈھیری ڈھائی ہے) کمر ہمت باندھکر اس مبارک کام کو اپنے ہاتھ میں لو۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ مثل مشہور ہے۔ وہ۔ اور خوشی سے وہ لاچاری سے نہیں

کیونکہ خداوند اُسی سے خوش ہوتا ہی جو خوشی سے دیتا ہی۔ اور جن بزرگوں نے امداد کا وعدہ فرمایا ہی۔ وہ فوراً اپنا اپنا عطیہ ارسال فرماویں۔ تاکہ کام شروع کیا جاوے۔ اب ہماری طرف سے نہیں پر آپ صاحبان کیطرف سے تاخیر ہی۔ انشاءاللہ اکتوبر میں پہلا پرچہ شایع ہوگا۔ اس رسالہ میں مرحوم بزرگوں کی سوانح عمریاں بھی شایع ہوا کریگی۔ اور غالباً ہمارے لایق کار سپانڈنٹ انکو انگریزی سے ترجمہ کیا کرینگے۔ ابتدا میں ایک نیا اور دلچسپ قصہ جسمیں ہندوستان کے دینی اور دنیوی خیالات ہیں۔ آخری چار یا آٹھ صفحوں پر چھپیگا۔ پڑھنے کے قابل ہوگا۔ باقی سولہ یا ۲۰ صفحوں پر اڈیٹوریل مراسلات منقولات شایع ہونگی۔ جنمیں صرف مسیحی دین حقانی اور عیسوی ملت ربانی کی صفتیں ہونگی۔ بدعتیوں اور غیراقوام کے سخت اعتراضات کا جواب ہوگا + نورافشاں کے مسیحی خریدار جو اس رسالہ کے مشتاق ہوں۔ فوراً اپنی اپنی درخواستیں معہ قیمت سالانہ پیشگی عہ بھیجدیں۔ اور جو نورافشاں کے خریدار نہیں وہ عہ ۱۲ بھیجیں۔ یہہ درخواستیں پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب نایب اڈیٹر کے پاس بمقام گوجرانوالہ بھیجنی چاہئے اور میرے پیارے نامہ نگار اپنے اپنے مضمون فوراً میرے پاس یا مولانا سید صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر اڈیٹر رسالہ مبشر انجیل کی خدمت میں بھیجا رہ نمالک متوسط بھیجدیں۔ خصوصاً وہ جنکی جانب میں پرائیوٹ خطوط بھیج چکا ہوں میں آپ سب بزرگوں کو خدائی رحمتوں کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہوں کہ اپنے اپنے فرائیض کے ادا کرنے میں تاخیر نہ کیجئے۔ یہہ رسالہ ہنوز ننھی سی جان معلوم ہوتا ہی مگر جب آپ اسکے طالب ہونگے۔ تب ہی منکروں کے واسطے **بولتی بائیبل** ہوگی۔ اور مخالفوں کو پیسنے کے واسطے اور انکی آنکھیں چندھیانے کے لیے **نور کا پہاڑ ہوگا** + مسیحی بہادر سپاہیو۔ ہمیں اُمید ہوکہ اب پھر آپکو تکلیف دینے کی ضرورت نہو گی

ای مسیحا مدد ے۔ شاہ بہودال مددے

فدئ اہل جہاں۔ شاہ شہیداں مددے

بالم پور نظیر حقیر مطلب کا خادم ہندہ بلط

نمستے

اے میرے سمجھ بند نو بھائیو۔ اس کا جواب اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ سے باصواب عطا فرماویں بشرطیکہ پورا پورا جواب ہووے۔ ورنہ کوئی صاحب دانش و عقل قلم اُٹھانے کی دلیری نکرے

راقم پنڈت رگہناتھ داس از کھنہ۔

سوال

(۱) عام اہل ہنود کو صاف معلوم ہو۔ کہ آدمی کو لاکھ چوراسی جون بھوگنی پڑتی ہی اب آپ خیال فرماویں۔ کہ جب آدمی مرتا ہی۔ تو حسب اعمال وہ کسی جون میں جا پڑتا ہی۔ اور یہہ بھی کہتے ہیں۔ کہ تین جنم کے اعمال کی سزا ایک جنم میں مل جاتی ہی۔ جب ایک شخص مرگیا اور اُس نے دوسرا جنم دہار لیا۔ تو پھر پنڈ دان اور اکشور کرم جو بوقت مرگ کرائے جاتے ہیں تل انجلی کے کرانے سے کیا فایدہ ہی۔ کسکو پہنچتی ہو + (۲) پھر پر سول کسواسطے ہوگی۔ اگر ہوگی۔ تو کن اموات کی سزا دینی واجب ہوگی اور کن اشخاص کیواسطے ہوگی (۳) جون بحق ہونے سے دوزخ و بہشت کہاں ہی بغلط

مختلف واقعات

امرتسر میں ہفتہ کی رات کو ہندو مسلمانوں میں کچھ فساد ہوا جسکی کیفیت یہہ ہی کہ جب مسلمان تعزیوں کے دفن کرنیکے بعد کرموں کی ڈیوڑھی کے قریب قرآن سُننے کے لیے جمع ہوئے تو اُنکے پاس سے ہندوں کی ایک برات نے گذرنے کی کوشش کی جسپر تکرار ہونے سے کئی آدمی مجروح ہوئے۔ مسٹر واربرٹن اور اُنکے اسسٹنٹ نے فوراً موقع پر آکر امن قایم کیا تقریباً ہشت مفسد گرفتار ہوئے جو سب ہندو ہیں

سراج

مرشدآباد میں سخت طوفان بارش کا آیا جس سے بہت سا حصہ شہر کا پانی میں غرقاب ہوگیا ہی۔ نواب صاحب نے ۳ ہزار روپیہ مُصیبت زدگاں کے اخراجات وامداد کے لیے علحدہ رکھدیا ہی۔ بہت سے خاندان بے خانمان ہوگئے ہیں

قیصر

ایک مشین مختصر نویسی کے لیے ایجاد ہوئی ہی یہہ ٹایپ کے طریق پر لکھتی ہی ایک شخص اُس کے ساتھ لکھنا صرف ایک یا دو گھنٹہ میں سیکھ سکتا ہی اور یہہ بات سات سو سے سات سو ساٹھ تک فی منٹ حروف لکھہ سکتی ہی۔

صدیق

پشاور میں ایک تحصیلدار نے بعض آدمیوں کو گرفتار کیا ہی جو میاں راحت شاہ فرقہ کاکا خیل کی ماتحتی میں تھے اور جو زمیندار دہیں فساد پھیلانا چاہتے ہیں۔ ایک شخص راحت شاہ کا لڑکا ہی اس سے افغانوں میں بہت سخت بیچینی پھیلی ہوئی ہی اور بعض آدمی کو کا شبہ ہی راحت شاہ جو اپنی جائیداد کے متعلق کسی کام کے انجام دینے کیواسطے گیا ہو طلب کیا ہی۔

پٹیالہ

جب ایک سانپ دوسرے سانپ کو کاٹے تو اُسکے زہر کا اثر اُس پر نہیں ہوتا ہی اور اُسکی وجہ یہہ ہی کہ سانپ کے خون میں زہر کا اثر مطلق نہیں ہوتا ہی ڈاکٹر ونسنٹ رچرڈ کہتے ہیں کہ اگر پچکاری سے سانپ کے خون کو اُس شخص کے جسم میں جسکو سانپ نے کاٹا ہو پہنچائیں تو پھر سانپ کے زہر کا اثر نہوگا۔

ء

۱۰ ستمبر کو مغرب کے بعد کچھ بدمعاشوں نے یکایک بازار دہلی میں مشہور کیا کہ شہر میں دنگہ ہوا دوکانیں بند کرو اُن شریروں کے کہنے سے چتلی قبر بنگش کے کمرہ وغیرہ میں ہرتال ہوگئی قریب ساڑھے آٹھ بجے کے یادگار خاندان تیموریہ شاہزادہ مرزا محمد سلیمان جاہ بہادر نے گھوڑے پر سوار ہوکر بازار کا گشت کیا اور

دوکانداروں کو فہمایش کرکے اکثر دوکانیں کھلوائیں ۔

خبریں

محمڈن ایجوکیشنل کانگرس کا چوتھا جلسہ بھی علیگڈھ میں ہوگا۔ بیتہ **الہ آباد** میں منشی نولکشور کی کوشش سے کاغذ کا کارخانہ جاری ہوگا ۔ **امیر خاں** موسم خزاں میں واپس کابل کو تشریف لاوینگے ۔ **مہاراجہ** صاحب بیکانیر اب تندرست ہیں ۔ **عدن** میں کوئی جذامی نہیں ہے ۔ **شہنشاہ آسٹریا** کے بھائی وعادی تخت سے دست بردار ہوئے ۔ **لنڈن** میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار مزدور کام چھوڑے بیٹھے ہیں ۔ **گورنمنٹ** بلگیریا نے پچاس ہزار ریفل بندوق اور ایک کروڑ کارتوس کی تیاری کا حکم دیا ہے ۔ **زار روس** نے اپنے بھائی کو سیبیریا میں جلاوطن کردیا ہے ۔ **حضور** قیصر ہند کا مزاج ہنوز کسیقدر علیل ہے ۔ علاج ہوتا ہے ۔ **ریاست کشمیر** سے ایک اخبار بنام کشمیر گزٹ شائع ہوگا ۔ **معاملہ کریٹ** میں بخلاف یونان کل سلاطین یورپ نے سلطان کی حمایت کی ۔ **سلطان** روم نے حکم دیا ہے کہ اخبار ڈیلی نیوز انکی حکومت میں نہ آئے ۔ **امرتسر** میں ایک ہندو خانگی جھگڑے پر افیون کھاکر مرگیا ۔ **پونا** میں ایک ۱۵ سالہ لڑکی خاوند کے پاس رہنے سے قید کیگئی ۔ **امرتسر** کے فساد محرم کی خبر چنداں قابل اعتبار نہ نکلی ۔ عام ۔ **لنڈن** میں حکم آیا کہ شہزادہ وکٹر کو قیمتی تحائف نہ دیئے جائیں ۔

بپتسمہ کی خبریں

بمقام تلہر ضلع شاہجہانپور بتاریخ ۲۵ اگست ۴ شخصوں کو بدست پادری سی ۔ ایس پال صاحب بپتسمہ ہوا ۔ اور بتاریخ ۵ ستمبر ۲ شخصوں نے بمقام تلہر ضلع شاہجہانپور بدست پادری سی ۔ ایس پال صاحب بپتسمہ پایا ۔

تار کی خبریں

برلن ۔ ۱۷ ستمبر ۔ شہنشاہ بیگم فریڈرک یہاں تشریف رکھتی ہیں اور وہ تپ کے عارضہ سے بیمار ہیں جس کے باعث بستر سے نہیں اُٹھ سکتیں مگر روبصحت ہیں +

طہران ۔ ۱۷ ستمبر ۔ شاہ ایران نے طہران میں اس خیال سے کہ وہاں ہیضہ کا خوف ہے چھ ہفتہ تک داخل ہونا ملتوی کردیا +

ہیضہ بغداد سے کیرند کیطرف پھیلتا جاتا ہے اور وہاں آجتک پانچ مُہلک واردات ظہور پذیر ہوچکی ہیں +

برلن ۔ ۱۷ ستمبر ۔ پرنس بسمارک کی صحت اب بفضل خدا بہت اچھی ہے چندروز پیشتر بہت خوفناک حالت تھی +

لنڈن ۔ ۱۷ ستمبر ۔ مزدوروں میں باہم جنگ ہورہی ہے اور جہازوں کے قلیوں سے لوہے کے کام کرنیوالوں کی زدوکوب عمل میں آئی ۔ جہازوں کے افسروں نے حملہ کرنیوالوں کو موقوف کردیا ہے +

ملتان ۔ ۱۸ ستمبر ۔ سرجن اپتھراپ کو اسوجہ پر کہ اُسنے جب کہ وہ سرجن ہینر کے ہاں مقام ڈیون پورٹ میں مہمان تھا انکے نوٹ چُرا لئے تھے موقوفی عہدہ اور لوگوں میں مشتہر کرنے کی سزا دیگئی +

قاہرہ ۔ ۱۸ ستمبر ۔ تپ کی بیماری سے اب یہاں کی مقیم فوج میں مُہلک واردات ہونی شروع ہوگئی ہیں +

لنڈن ۔ ۱۷ ستمبر ۔ سائبیریا میں ریلوے کو وسعت دینے کی تجویز پر سینٹ پیٹرزبرگ میں ماہران علوم ریلوے ایک جلسہ کرینگے اور اس سوال کو فیصل کرینگے +

لنڈن ۔ ۱۷ ستمبر ۔ کانگو کی مہم کا خرچ پورا کرنے کے لئے تیس ٹن ہاتھی دانت نیلام کیا جائیگا +

قسطنطنیہ ۔ ۱۸ ستمبر ۔ یونانی سفیر مقیم قسطنطنیہ شاکر پاشا کے ظالمانہ برتاؤ کی مخالفت کی ہے +

کوپن ہیگن ۔ ۱۸ ستمبر ۔ شہنشاہ روس آج یہاں سے جرمنی میں شہنشاہ ولیم سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہوگئے ہیں +

لنڈن ۔ ۱۷ ستمبر ۔ ابھی تک مزدوروں میں باہمی جنگ وجدل ہورہا ہے +

۲۶ ستمبر سے **اشتہار** اکتوبر تک

عجیب وغریب جنتری نور افشاں بابت ۱۸۹۰ء

معاصرین وناظرین نور افشاں کو اطلاع

دیجاتی ہو کہ ۱۸۹۰ء کی جنتری حسب دستور قدیم امسال بھی تیار کیگئی ہو۔ اب کی جنتری میں یہہ عجیب بات ہو کہ جسطرح عیسوی تاریخ دریافت ہوتی ہو اُسی طرح ہجری تاریخ بھی معلوم ہوتی ہو۔ اور صفت یہہ ہو کہ بہ نظر اختصار ایک ہی ہندسہ سے دونوں مخالف تاریخیں عیسوی اور ہجری بتائی گئیں ہیں اب ناظرین جنتری مذکور کو یہہ دقت نہیں رہی کہ عیسوی فلاں تاریخ کو ہجری کون تاریخ ہوگی۔ علاوہ بریں اہم واقعات مندرجہ بائبل کے بھی سنہ لکھدے ہیں۔ اور خداوند مسیح کے بارہ حواریوں کے نام اور شریعت کے دس احکام اور دسوں کا خلاصہ اور مسیح کا نیا حکم اور قطعہ تاریخ نور افشاں یہہ سب بھی ایک ہی دایرہ میں آفتاب صداقت کی رعایت سے مرقوم ہیں قیمت فی جنتری ۳ پائی ہو جو صاحب ۱۰۰ یا زیادہ یکمشت طلب فرمائیں اُنکو ڈاک محصول میں کفایت ہوگی کیونکہ اگر ایک ہی جنتری خریدی جائے تو ۲ محصول دینا پڑیگا چونکہ یہہ جنتری ہر فرقہ کیواسطے مفید ہو اور ہر شخص کو روز روز کی تاریخ دریافت ہونا ضروری اور لازمی ہو لہذا جو صاحب بطور ایجنٹی ہماری جنتریوں کے فروخت کا اہتمام اپنے ذمہ لیں وہ صاحب بذریعہ خط کتابت دریافت کر سکتے ہیں

المشتہر
ایڈیٹر نور افشاں

۲۶ ستمبر سے **ضرورت** ۳ اکتوبر تک

ہمیں دہات کے لئے ایک ایسے مسیحی اُستاد کی ضرورت ہو جو لوئر پرائمری تک خاطر خواہ تعلیم دے سکے تنخواہ حسب لیاقت ۸ سے ۱۲ تک

نیز ایک مناد کی بھی ضرورت ہو تنخواہ ۵ سے ۱۰ روپیہ ضرور ہو کہ ہر دو عیال دار ہوں درخواستیں بہت جلد مجھہ مشتہر کے پاس آنی چاہیں

پادری آر۔ بیکمین۔ پیٹرسن صاحب مشنری گجرات پنجاب

۱۴ ستمبر ۱۸۸۹ء سے **اشتہار** ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۹ء تک

ہوشیار پور مشن کی لڑکیوں کا یتیم خانہ اور بورڈنگ سکول تعطیل کے بعد یکم اکتوبر ۱۸۸۹ء کو پھر کھلیگا جو کوئی اس مدرسہ میں لڑکیوں کو داخل کرنا چاہتے ہیں وہ مہتمم صاحبہ سے درخواست کریں جن سے داخلہ اور فیس کی شرح اور پڑھائی وغیرہ کا حال پورے طور پر معلوم ہو جاویگا

(مسس) ایم چیٹرجی ہوشیارپور
مہتمم

۴ ستمبر ۱۸۸۹ء

چھٹی **اشتہار** دفعہ

واضح ہو کہ چرچ مشنری سوسیٹی کیجانب سے کئی ایک وظیفے اس غرض سے مقرر کئے گئے ہیں کہ اُن مسیحی طالب علموں کو دیے جاویں جو احاطہ سینٹ جان لاہور میں سکونت پذیر ہو کر میڈیکل کالج سنٹرل ٹریننگ کالج یا نورمل سکول کی طالب علمی اختیار کرینگے ذیل کے پتہ پر یا پادری ٹی۔ ای کورڈل صاحب مقیم لاہور سے خط وکتابت کرنے سے مفصل کیفیت معلوم ہو سکتی ہو

المشتہر
پادری الیف۔ اے۔ پی شٹ لاہور

ضرورت

ہمکو لائق خوشنویسوں کی جو سرکاری درسی کتابوں کیطرز کی لکھائی لکھہ سکتے ہوں اور عربی طرز بھی جانتے ہوں ضرورت ہو۔ چاہیے کہ درخواست کنندگاں اپنی لکھائی کے نمونے کاپی کی سیاہی سے لکھکر ذیل کے پتہ پر جلد بھیجدیویں۔ تنخواہ حسب عمدگی خط وکارگذاری دیجاویگی

المشتہر مہتمم مشن پریس لودیانہ

لودیانہ

صحت اچھی ہو پیدایش ۴۹۔ اموات ۲۵ +

نمبر ۱۱ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۴۔ فروری ۱۸۸۹ء بحوالہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۳۱ مورخہ ۴ فروری ۱۸۸۹ء بدیں مضمون کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر مندرجہ ذیل امر قبل منظور فرماتے ہیں جو ضابطہ تعلیم پنجاب چھپا ہوا ہو نو باب کی فصل دس میں لگایا جاوے۔ جو جو لوکل باڈیوں کو اختیار ہو کہ اپنے ماتحت مدرسوں میں معلمان وملازمان کو بپابندی قواعد رخصت دیجاوی مگر یہہ احتیاط رہے کہ کوئی رخصت اسوقت نہ دیجاوے جبکہ سالانہ معاینہ ہونیوالا ہو مگر بحالت اشد ضرورت اور ہیڈ ماسٹر جنکا نام گریڈ پراوشل ہو فنسٹ میں درج ہو سکول کے اُن ملازمان کو جنکی تنخواہ ۷ روپیہ سے کم ہو رخصت دیسکتا ہو۔ **تجویز** ہوئی کہ اطلاع ہووے مطابق اسکے عمل ہو ہیڈ ماسٹر صاحب کو اطلاع دیجاوے **نمبر ۱۲** درخواست صاحب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لاہور برائے ملنے امداد واسطے تیاری نقشہ بر جناب صاحبان لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بہ نسبت اسکے کہ چندہ جمع شدہ سابقہ نو اداع اسالیہ کافی نہیں۔ **تجویز** ہوئی کہ جلسہ آیندہ میں پیش ہو **نمبر ۱۳** درخواست ٹلوک چند طالب علم مشن سکول لودیانہ حال مدرس سنسکرت سکول لودیانہ بدرخواست ملنے وظیفہ فسٹ آرٹ کے بجائے ۵ روپیہ مقررہ کی ۴ روپیہ بذریعہ چٹھی صاحب پرنسپل۔ **تجویز** ہوئی کہ ہمراہ قواعد کے جلسہ آیندہ میں پیش ہو۔ **نمبر ۱۴** درخواست ترقی مسٹر ایجرز صاحب ہیڈ ماسٹر **بالاتفاق** رائے تجویز ہوئی کہ یکم جون ۱۸۸۹ء سے بجائے ۱۱ کے ۱۸ روپیہ ترقی کا دیا جانا منظور کیا جاوے اصلی تنخواہ مالک الونس ۷ روپیہ **نمبر ۱۵** قواعد سوسائیٹی نمر واسطے ترقی باغات **تجویز** ہوئی کہ اطلاع ہوئی۔ **نمبر ۱۶** عرضی دادرسی صفائی پاخانہ میلا ہونے پاخانہ احاطہ لالہ راجمداس و درگا پرشاد بہ تصدیق ممبر صاحب وراے جناب صاحب پریزیڈنٹ کہ نسبت اس احاطہ کی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تحریر فرما چکے ہیں کہ بجالت میلا رکھنے احاطہ مالکان پر مقدمہ دایر کیا جاوے **تجویز** ہوئی کہ بنام مالکان احاطہ نوٹس میعادی ایک ہفتہ جاری کیا جاوے

باقی آیندہ